

## زینب کو گمان کب تھا یہ حشر یا ہوگا

زینب کو گمان کب تھا یہ حشر یا ہوگا

اک روز تمہے خنجر بھائی کا گلا ہوگا

اصغر کو لیئے رن میں جاتے ہیں شہِ والا

خیے میں تلاطم ہے کیا جانے یہ کیا ہوگا

تیں روز کے پیاسے تھے سوکھا تھا گلا شہ کا

اے شمر تیرا خنجر کس طرح چلا ہوگا

غربت میں خدا جانے شبیر سے پیری میں

لاشہ علی اکبر کا کس طرح اٹھا ہوگا

دنیا ہی نگاہوں میں تاریک ہوئی ہوگی

جب خاک میں بانو کا وہ چاند چہپا ہوگا

بانو میں رسن ہوگی ناموسِ پمبر کے

معصوم سکینہ کا رسی میں گلا ہوگا



خیمے میں پہنچنا جب ممکن نہ ہوا پانی  
عباسِ دِلاور کا دل ٹوٹ گیا ہوگا

تھرانے لگا ہوگا عباس کا لاشہ بھی  
ہمشیر کا بانو جب مرسی میں بندھا ہوگا

جب طوق گلے میں تھا اور پاؤں میں زنجیریں  
تا شام بھلا کیسے بیمار چلا ہوگا

تھرانے لگا ہوگا ہاتھوں میں قلم **عشرت**  
یہ درد بھرا نوحہ جب تونے لکھا ہوگا

